اللہ تعالیٰ کی مدد صرف صادقوں کے ساتھ ہے

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کی مدد صرف صادقوں کے ساتھ ہے

میں نے جلسہ کے ایام میں ایک شخص سے سنا تھا کہ چند غیر مبائعین جو لاہور کے جلسہ سے فارغ ہو کر قادیان آئے ہیں سناتے ہیں کہ گویا میں (مرزا محمود احمد) نے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ اگر مجھے خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا جائے تو میں گورنمنٹ کی ہر طرح مدد کر سکتا ہوں اس پر گورنمنٹ نے جواب دیا کہ گورنمنٹ مذہبی باتوں میں دخل دینا پسند نہیں کرتی اور یہ جواب خواجہ کمال الدین صاحب نے خود دیکھا ہے۔ میں نے اس بات کو سن کر چنداں قابل توجہ نہ سمجھا کیونکہ میں نے خیال کیا کہ یہ بات خواجہ صاحب کی طرف کسی نے یونہی منسوب کر دی ہو گی ورنہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک ایسا شخص جو اشاعت اسلام کرنے کا مدعی ہے اور اسلام کا فدائی اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے وہ میری مخالفت میں ایسا بڑھ جائے گا کہ تمام دعوئے ایمان ترک کر کے جھوٹ اور دروغ کو استعمال کرنے سے بھی نہیں چوکے گا۔ اور اسی خیال پر میں نے اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دیا۔ لیکن چند روز کا عرصہ ہؤا کہ بٹالہ سے مولوی فضل الدین صاحب مختار عدالت کا بھی اس مضمون کا ایک خط میرے نام آیا کہ ایسی ایسی بات بہت کثرت سے پھیلائی جا رہی ہے اس کا کچھ جواب ہونا چاہئے مگر چونکہ اس خط میں مولوی صاحب موصوف نے یہ نہیں لکھا تھا کہ کون پھیلانے والا ہے اس لئے میں پھر خاموش رہا۔ مگر آج نماز عصر کے بعد شیخ محمد حسین صاحب گرداور دھرم کوٹی نے بھی مجھ سے بیان کیا کہ ان سے ان کے ماموں شیخ نور احمد صاحب بی اے پلیڈر چیف کورٹ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے جس پر میں نے ان سے کہا کہ آپ سے جو کچھ انہوں نے بیان کیا اسے لکھ دیں چنانچہ انہوں نے مندرجہ ذیل تحریر لکھ دی۔

"میں اور میر عابد علی شاہ صاحب اور حسین بخش جٹ سکنہ شہزادہ مسجد کشمیریاں موسومہ صدو والی میں بمقام دھرم کوٹ رندادہ مذہبی گفتگو کر رہے تھے کہ شیخ نور احمد صاحب پلیڈر ایبٹ آباد نے

کہا کہ حضرت میاں صاحب نے کوئی درخواست گورنمنٹ میں بھیجی تھی کہ ان کو خلیفۃ المسلمین بنایا جاوے۔ لیکن گورنمنٹ نے جواب دیا ہے کہ وہ مذہبی معاملات میں دخل نہیں دے سکتی۔ اور جواب کی نقل لاہوری پارٹی نے لی ہے"۔ ۱۹۱۵-۱-۲۵ خاکسار محمد حسین گرداور

اس کے ساتھ ہی شیخ عبدالعزیز صاحب مدرس ہائی سکول نے بیان کیا کہ ان سے شیخ فقیر اللہ نے جو لاہور شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر کے ملازم ہیں یہ واقعہ یوں بیان کیا۔ چنانچہ ان سے بھی میں نے ایک تحریر لے لی جو ذیل میں درج ہے۔

"مجھے بھی کل مؤرخہ ۲۴ ؍ جنوری ۱۹۱۵ء کو فقیر اللہ ملازم شیخ رحمت اللہ صاحب نے کہا ہے کہ مجھے شیخ رحمت اللہ صاحب نے سنایا ہے کہ ایک درخواست حضرت میاں صاحب نے گورنمنٹ کے پیش کی ہے کہ مجھے خلیفۃ المسلمین بنادیا جاوے۔ مجھے ان کی درخواست کے اصل مضمون کے متعلق تو پتہ نہیں ہاں گورنمنٹ کی طرف سے جو جواب ملا ہے اس سے میاں صاحب کی خلیفۃ المسلمین والی خواہش کا پتہ چلتا ہے۔" خاکسار عبدالعزیز از قادیان۔

ان دونوں شہادتوں سے خوب وضاحت سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اس خبر کی اصل کچھ ضرور ہے۔ اور چند ایسے لوگ جن کی تعیین کی ہمیں ضرورت نہیں اس جھوٹ کو پھیلا کر مبائعین کو بدظن کرنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ نادان نہیں خیال کرتے کہ جھوٹ سے کبھی فتح نہیں ہوتی ہے اس جھوٹی خبر کے مشہور کرنے والوں کو خواہ وہ کوئی بھی ہوں۔ کہتا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین اللہ تعالیٰ کی جھوٹوں پر لعنت ہو۔ اے نادانو! کیا تم نے خدائے تعالیٰ کو ایسا سمجھا ہے کہ وہ شریر اور مفسد کو سزا دیئے بغیر چھوڑ دے گا اور جھوٹے اپنے جھوٹ میں کامیاب ہو جائیں گے اگر تم نے ایسا خیال کیا ہے تو تم نے سخت دھوکا کھایا ہے اور اس کام کی جرأت کی ہے جس کی جرأت اگر نہ کرتے تو اچھا ہوتا۔ سو میں اس جھوٹ کی علی الاعلان تردید کرتا ہوں۔ مجھے کسی گورنمنٹ کے خطاب کی ضرورت نہیں۔ میرے لئے وہ خطاب بس ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے دنیا کی بادشاہت سے بدرجہا بڑھ کر میں اس انعام کو سمجھتا ہوں جو اس نے مجھے عطا فرمایا ہے اور ان تمام خطابات سے جو کوئی دنیاوی گورنمنٹ مجھے دے سکتی ہے مسیح موعود کی غلامی کو اعلیٰ خیال کرتا ہوں۔ پس تم اپنے نفس پر میرا قیاس نہ کرو میرے لئے وہ عزت بس ہے جو میرے مولیٰ نے مجھے عنایت فرمائی ہے۔ اور میں تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بادشاہ کو بھی وہ عزت کا خطاب عطا فرمائے یعنی احمدی ہونے کا جو اس نے ہمیں عنایت فرمایا ہے تا جس طرح وہ روئے زمین کے طاقتور بادشاہوں میں سے ہیں آسمان پر

بھی خدائے تعالیٰ کے پیارے بندوں میں شامل ہوں اور جس طرح زمین کی بادشاہت ان کو عطا کی گئی ہے آسمان کی بادشاہت کے بھی وارث ہوں۔ آمین۔

پس تم مجھ پر الزام لگا کر اپنے نفس کے پردے چاک مت کرو۔ اور اگر اس بیان میں کچھ صداقت ہے جو اندر ہی اندر مشہور کیا جاتا ہے۔ تو مرد میدان بن کر اسے شائع کرو اور اگر تمہارا الزام درست ہے تو گورنمنٹ کا وہ جواب جس کی تم نے نقل لی ہے شائع کرو تا جھوٹ اور سچ کھل جائے۔ ورنہ اس دن سے ڈرو جس دن یہ فریب اور مکر کام نہ آئیں گے اور اس قادر خدا کے سامنے پیش ہونا پڑے گا۔ جو بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے۔

مجھے اور دوسرے الزامات کی طرح اس الزام کے دور کرنے کی بھی ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ اس الزام کے ثابت ہونے سے مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک ہوتی ہے۔ کیونکہ مسیح موعودؑ جو دین کا بادشاہ تھا اس کے کسی خلیفہ کا یہ لالچ کرنا کہ گورنمنٹ مجھے تسلیم کروائے اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا اس کو خدا کی طاقت پر یقین نہیں کہ وہ اب اپنے کام کو گورنمنٹ سے کروانا چاہتا ہے۔ اس لئے مجھے اس اعلان کے ذریعہ سے اس کی تردید کرنی پڑی۔

پس اگر میرے مخالفین میں کچھ بھی شرم و حیا ہے تو وہ مرد میدان بنیں اور اپنے بیان کو شائع کریں اور اس کا ثبوت دیں تا کہ دنیا کو معلوم ہو کہ کون حق پر ہے اور کس کی بنیاد جھوٹ پر ہے۔

میں یہ مضمون لکھ چکا تھا کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے مدرس ہائی سکول قادیان نے یہ مضمون سن کر فرمایا کہ میں نے بھی یہ بات خود ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے منہ سے سنی ہے اور انہوں نے مندرجہ ذیل تحریر لکھ دی۔

اب ڈاکٹر صاحب سے امید ہے کہ وہ اپنے بیان کی صداقت میں ثبوت پیش کر کے دنیا پر ثابت کریں گے کہ ان کو خلاف بیانی کی عادت نہیں۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مَیں اس امر کا حلفیہ گواہ ہوں کہ ایام جلسہ دسمبر میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور نے مجھے کہا کہ (حضرت) میاں صاحب نے لفٹنٹ گورنر پنجاب کو اس امر کی چٹھی لکھی ہے کہ آپ کوشش فرماویں کہ مجھے خلیفہ تسلیم کر لیا جاوے۔ اس پر گورنر صاحب موصوف نے صاف انکار کر کے جواب دیا کہ ہم مذہبی امور میں دست اندازی نہیں کر سکتے۔۔۔ کیا ایسی کوششوں سے الٰہی کام ہُوا کرتے ہیں میں نے کہا کہ مجھے اس امر کا علم نہیں ہے مگر ایسی چٹھی کا کیونکر علم ہُوا اس پر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے بھی کسی طرح پتہ معلوم کر ہی لیا۔

پھر تم کہو کہ یہ حرکت کیسی ہے میں نے عرض کی کہ قبل از وقت و تحقیق میں کچھ کہہ نہیں سکتا" راقم عبدالرحمٰن عفی اللہ عنہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۵ء

اس عرصہ میں مولوی فضل الدین صاحب مختار عدالت کی مفصل شہادت بھی مجھے مل گئی ہے اسے بھی ذیل میں درج کردیا جاتا ہے اور ان کے بیان کی تصدیق بھی جو میر صاحب نے کی ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الموعود و المہدی الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار کو اس معاملہ میں جو کچھ معلوم ہے راست راست تحریر کردیتا ہے اور منطوق لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ میرا یہ بیان ہے جہاں تک کہ مجھ کو یاد ہے کہ ایام جلسہ دسمبر ۱۹۱۴ء میں جناب مولوی فاضل میر محمد اسحاق صاحب کی زبانی مجھ کو معلوم ہوا کہ مطیع اللہ خان بیان کرتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب کے ایک خط کی نقل میں لاہور میں پڑھ کر آیا ہوں جس میں صاحبزادہ صاحب نے لاٹ صاحب پنجاب سے استدعا کی ہے کہ کسی طرح ان کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کیا جاوے اور شاید یہ بھی انہوں نے ذکر کیا یا نہیں کہ لاٹ صاحب نے جواب دیا ہے کہ یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں میر صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ مطیع اللہ خان کو میں نے کہا تھا کہ یہ بات وہ لکھ دیں کہ لاہوریوں کے پاس میں نے ایسے خط و کتابت کی نقل دیکھی ہے لیکن اس نے انکار کیا ہے۔ میرے پاس میر صاحب نے یہ بات اس رنگ میں بیان کی تھی کہ لاہوریوں کے مفتریات کی یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے بعد ازاں مجھ کو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور بٹالہ میں ملے انہوں نے ذکر کیا کہ میں خواجہ صاحب کے ملنے کیلئے لاہور گیا تھا مگر وہ پشاور گئے ہوئے تھیں اور باتوں باتوں میں مطیع اللہ خان کی روایت کی ان کی زبان سے بھی تصدیق ہوئی اور غالباً انہوں نے یہ کہا تھا کہ قسمیں کھا کھا کر میرے پاس یہ بات ایک شخص نے بیان کی ہے۔

اس کے علاوہ خلیفہ نور دین صاحب جموں والوں نے بھی مجھ سے بٹالہ میں بیان کیا تھا کہ میں (نور دین) نے بھی اس بات کا چرچا احمدیہ بلڈنگ لاہور میں سنا تھا لیکن میں نے اس بات کو باور نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد میں نے جب ۱۰ جنوری ۱۵ء کا پیغام صلح پڑھا اور اس میں ایک مراسلہ میں یہ لکھا ہوا دیکھا "پھر ایک باب میں خلافت کا بیان ہوگا اور اسی باب میں شاید وہ تحریریں بھی درج ہوں جو خفیہ طور پر خواہش اختیار اور حصول اقتدار کیلئے لکھی گئی ہوں" تب میں نے یقین کرلیا کہ احمدیہ بلڈنگس سے جو روایت مشہور ہوئی ہے اس کا منبع وہی لوگ ہیں۔ والسلام خاکسار فضل دین۔ مختار عدالت بٹالہ ۲۵ جنوری ۱۹۱۵ء

"شیخ عبدالخالق نومسلم کے مکان پر ایام جلسہ میر قاسم علی صاحب۔ ایڈیٹر الحق اور جناب قاضی محمد یوسف صاحب اور مسیح اللہ خان صاحب کی موجودگی میں مطیع اللہ خان صاحب کی زبان سے میں نے سنا کہ انہوں نے احمدیہ بلڈنگز میں حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے بعض خطوط کی نقل دیکھی ہے جن میں ایک اس خط کی نقل تھی جو صاحبزادہ صاحب نے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں بھیجی تھی اور جس میں درخواست کی تھی کہ گورنمنٹ دخل دے کر مسلمانوں سے میری (حضرت صاحبزادہ صاحب) خلافت منوائے اور مسلمان مجھے خلیفۃ المسیحؑ تسلیم کرلیں اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس کے ساتھ ہی انہوں نے لاٹ صاحب کا جواب بھی بیان کیا تھا کہ انہوں نے صاف جواب دے دیا کہ ہم اس معاملہ میں دخل نہیں دیتے۔ مطیع اللہ خان صاحب کے اس بیان پر قاضی محمد یوسف صاحب نے فرمایا کہ وہ خط جعلی ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب اس بیہودہ فعل سے مبرّا ہیں" سید محمد اسحاق

المشتہر

مرزا محمود احمد